قرآن شریف کے

غلط ترجموں کی نشاندہی

مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

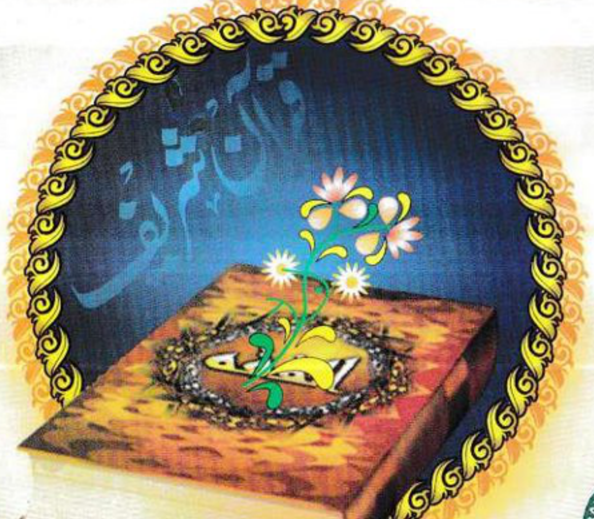

RAZVI KITAB GHAR

رضوی کتاب گھر دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن شریف کے

غلط ترجموں کی نشاندھی

تالیف

مولینا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

شاہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)

اعلان

اگر کسی گستاخ رسول دیوبندی وہابی کا ترجمۂ قرآن پاک تاج کمپنی یا مثل تاج کمپنی یا دیگر کتب خانوں کا کسی صاحب کے پاس ہے تو اس کتاب کی مدد سے ترجمہ درست فرمالیں۔ اسی طرح انگریزی، سندھی، گجراتی وغیرہ زبانوں کے تراجم بھی صحیح کرلیں۔

حسب فرمائش

حضرت مولانا عبد المبین نعمانی رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور، اعظم گڑھ

رضوی کتاب گھر دھلی ۶

425 اردو مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶ Ph :. 011-23264524

جملہ حقوق کمپوزنگ وڈیزائننگ بحق ناشر محفوظ

کوئی صاحب بلا اجازت عکس نہ لیں

نام کتاب	:	قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی
تالیف	:	مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
ناشر	:	رضوی کتاب گھر، دہلی
باہتمام	:	(حافظ) محمد قمر الدین رضوی
کمپوزنگ	:	رضوی کمپیوٹر پوائنٹ، دہلی
تصحیح	:	محمد ظفر الدین برکاتی
کمپوزر	:	محمد کامل احمد نعیمی
اشاعت اول	:	دسمبر ۲۰۱۰ء
تعداد	:	۱۱۰۰
صفحات	:	۳۲
قیمت	:	

Head Office:

RAZAVI KITAB GHAR

425, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006
Ph:011-23264524, M. 9350505879
E-mail: razvikitabghar@yahoo.co.in

مہاراشٹر میں اہل سنت کا مرکزی کتب خانہ

رضوی کتاب گھر

۴۱۱۴، غیبی نگر، بھیونڈی، ۴۲۱۳۰۲، ضلع تھانہ
مہاراشٹر فون: 220609

نیو رضوی کتاب گھر

نزد امجدیہ ہائی اسکول غیبی پیر روڈ، بھیونڈی، ضلع تھانہ
M.9823625741

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

ہر طرح کی تعریف اُس ذاتِ کریم کی جس نے ہمیں ایسا رؤف ورحیم رسول عطا فرمایا کہ جس کو ساری ساری شب ہماری مغفرت کا سامان کرنا مطلوب، اور ہمیں ہر آن آرام وراحت میں دیکھنا محبوب، پھر کروڑوں درود وسلام ہوں اُس رسول رحمۃ لِلّعٰلمین پر جس نے اپنے کرم سے ہمیں قیامت تک کے فتنوں سے بار بار آگاہ کیا۔ کبھی حضرت عثمان بن طلحہ ﷺ سے بیت اللہ شریف کی چابیاں لینے دینے کے دوران فرمایا کہ یہ چابیاں تیری اولاد میں تب تک رہیں گی جب تک ایک ظالم جابر حاکم اپنے ظلم کے سبب تیری اولاد سے نہ چھین لے۔ تو کبھی یمن وشام کے لئے دعا فرما کر، اور نجد کے لیے باوجود صحابہ کے اصرار پر دُعا نہ فرما کر ہمیں نجدیوں کے فتنوں سے آگاہ فرمایا، اور فرمایا کہ نجد سے شیطان کے سینگ نکلیں گے اور فتنہ انگیز نجدیوں کی علامت یہ بیان کی کہ وہ کفار کو چھوڑیں گے، اور مسلمانوں[1] کو قتل کریں گے۔ حضور ﷺ کے ارشادات کے عین مطابق عرب پر نجدیوں کے قبضے کے بعد لاکھوں عوام وعلمائے اہلِ سنت کو قتل (شہید) کرنا پھر یہودی بنکوں میں سنکھوں روپیہ جمع کر کے مسلمانوں کے دشمن یہودیوں کی مدد کرنا حضورانور کے ارشادات کی تصدیق کرتا ہے۔

اِنتقام: حضور اکرم ﷺ کی ان خداداد پیش گوئیوں کے اِنتقام میں نجدیوں نے حضور ﷺ کے صاحبزادوں، صاحبزادیوں، ازواج مطہرات جن پر ہمارے ماں

---

[1] ہند کے نجدیوں کا بھی یہی حال رہا۔ انگریز سے مخبری کر کے ۱۸۵۷ء میں لاکھوں مسلمانوں کو پھانسی دلوائی۔ ۱۹۴۰ء میں بھی غیروں کا ساتھ دیا۔ مسلمانوں سے غداری کی۔ اور یہی حال ان نجدیوں کا آج افغانستان میں ہے۔

باپ قربان اور تمام جلیل القدر صحابہ کے مزارات کو مسمار کیا۔ انہی نجدیوں نے تاج کمپنی سے حضور علیہ السلام کے ننانوے نام قرآن شریف کے آخر میں شائع ہونے بند کرائے اور اب حال ہی میں گستاخ رسول وہابیوں نے امام اہل سنت کے ترجمۂ قرآن پر پابندی لگا کر (کہ جہاں ملے اُسے پھاڑ دو یا جلا دو کا حکم صادر کر کے) اپنی آتشِ حسد سرد کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں آگ بھڑکانے کی کوشش کی۔ بلکہ جو اِن گستاخوں کے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی کہیں زیادہ جن نجدیوں کو مسجد نبوی سے متصل حضورِ انور کا روضہ گوارا نہ ہو، اور آئے دِن اُس کو مسمار کرنے کے منصوبے بناتے ہوں پھر اہلِ سنت کا ترجمہ اُن کی آنکھوں میں کیوں نہ خار کی طرح کھٹکے؟ اُن کو وہی علماء پسند ہیں جو بتوں کی آیات انبیاء واولیاء پر چسپاں کریں اور وہی تراجم اُن کو پسند ہیں جن میں خیانت کر کے حضور ﷺ کی عظمت مجروح کی گئی ہو۔

قارئین فیصلہ کریں

اگلے صفحات میں آپ اسی طرح کے تراجم [۲] قرآن اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان کے چند آیات کے ترجمہ کا مختصر تقابلی مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ کس کا ترجمہ ناقص اور کس کا درست ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

---

۱ تمام دُنیائے اسلام کے احتجاج پر کسی کسی قبر کا نشان بنا دیا۔ باقی قبور کو سڑکوں وغیرہ میں تبدیل کر دیا۔

۲ مسٹر مودودی اور فتح محمد جالندھری کے ترجمے سے اِجتناب اِس وجہ سے کیا گیا ہے کہ خاص اُنہی کے ترجمے کے تقابل پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی تھی۔ انگریزی اور سندھی تراجم چونکہ اُردو سے ٹرانسلیشن ہوئے ہیں لہٰذا اگر کہیں ناقص ہونے سے رہ گئے تھے تو وہ ٹرانسلیشن کرنے یا شائع کرنے والوں نے کسر پوری کی۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اعلیٰ حضرت۔اک مختصر تعارف

اِمامِ اہل سنت ، مجدد ملت اعلیٰ حضرت شاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (۱۳۴۰ھ) کا شجرۂ نسب اس طرح ہے۔
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بن مولانا محمد نقی علی خاں ابنِ مولانا رضا علی خاں۔

آپ کی ولادت با سعادت بریلی شریف کے محلہ جسولی میں ۱۰رشوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مُطابق ۱۴رجون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ بوقت ظہر ہوئی۔آپ کا تاریخی نام المختار ہے۔آپ نے اپنا سنِ ولادت اس آیت کریمہ سے نکالا ہے:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

۱۲ ھ ۷۲

(پ ۲۸، سورہ مجادلہ، آیت ۲۲)

آیت کا ترجمہ "یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روحانیت سے ان کی مدد فرمائی"۔

آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں رحمہ اللہ اپنے وقت کے ممتاز عالم اور مصنف تھے۔اعلیٰ حضرت نے تقریباً تمام درسیات اپنے والد ماجد سے پڑھیں اور چودہ سال کی عمر میں ایک معرکۃ الآراء فتویٰ (استفتاء کا جواب)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) تراجم کے تقابلی مطالعہ میں تاج کمپنی وغیرہ کے آخری ایڈیشنوں سے مدد لی ہے۔اگر کہیں اس کوشش میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں۔

مفتی محمد حسین قادری رُکن مجلس شوریٰ و شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ سکھر

تحریر کیا۔ چنانچہ آپ کی اِستعداد اور خداداد قابلیت کی بناء پر اس کم عمری ہی میں آپ کو مفتی کا منصب عطا کر دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے اِستفتاء کے جوابات کے ساتھ ہی تصنیف وتالیف کا کام بھی شروع کر دیا۔ جس مسئلہ پر بھی آپ نے قلم اُٹھایا اپنے تبحر علمی کی بدولت اُس کے ہر ہر پہلو پر نہایت عمدہ طریقے سے روشنی ڈالی اور ایسی واضح حجتیں اور براہین قائم فرمائیں کہ ہم عصر علماء ومحدثین نے امام اہل سنت، مجدد دین وملت کا خطاب دیا۔

یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے بڑا علمی کارنامہ ترجمۂ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآنِ حکیم کی اُردو میں ترجمانی ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

ترجمہ میں فصاحت، بلاغت، اندازِ خطابت اور سیاق وسباق کا خیال

ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظی ترجمہ کر دینا کچھ مشکل نہیں بلکہ یہ بہت ہی معمولی اور آسان کام ہے۔ کسی بھی درخواست کا لفظی ترجمہ تو عرائض نویس بھی فوراً کر دیتے ہیں مگر کسی زبان کی فصاحت وبلاغت، سلاست ومعنویت، اس کے محاورات اور اندازِ خطاب کو سمجھنا، سیاق وسباق کو دیکھ کر کلمہ اور جملہ کی ترجمانی کرنا انتہائی دِقت طلب کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قران کریم کی تشریح رسول اللہ ﷺ نے کی۔ اس کی تفسیر آپ کے صحابہ کرام نے بیان کی۔

☆☆☆

ترجمہ میں مناسب معنی کا انتخاب

قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشہور معنی کے مطابق کردیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر زبان میں کسی بھی لفظ کے بہت سے معانی ہوتے ہیں۔ ان مختلف معانی میں سے کسی ایک مناسب معنی کا انتخاب مترجم کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ لفظ کا ظاہری ترجمہ تو ایک مبتدی بھی کرسکتا ہے۔

بے اِحتیاطی کے نتائج

اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دنیا بھر کے تراجم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہوکر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمین قرآن کی نظر الفاظِ قرآنی کی روح تک نہیں پہنچ سکی جب کہ سبب ان کے ترجمہ سے قرآنِ کریم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً یا قصداً ترجمے میں ان سے تحریف بھی ہوگئی ہے یا لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب حرمت قرآن، عصمتِ انبیاء اور وقارِ انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے ان تراجم کی بدولت وہ حرام قرار پا گئی ہیں۔ انہی تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ رب العزت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کرکے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کے لیے گمراہی کا راستہ بھی کھول دیا۔ اور یہودیوں، عیسائیوں

اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں (اِس طرح کا ترجمہ کرکے) اسلام کے خلاف اسلحہ دے دیا گیا۔ چنانچہ ''ستیارتھ پرکاش'' نامی کتاب اسلام پر طنز سے بھری ہوئی ہے کہ جو خدا، اپنے بندوں کے مکروفریب، دغا میں آجائے اور خود بھی مکر، فریب، دغا کرتا ہو۔ ایسے خدا کو دور سے سلام۔ وغیرہ وغیرہ

اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند و مروّج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ اسی مفہوم و ترجمہ کو ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآنِ کریم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔ ذیل میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن حکیم اور دیگر اُردو فارسی تراجم قرآن کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآنِ حکیم اور دیگر اُردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ

سیرتِ سرورِ کونین سمجھنے کے لئے
تم کو قرآنِ مقدس کو سمجھنا ہوگا

□ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ۔ (پ۴، سورہ ال عمران، آیت ۱۴۲)

تراجم

❖ اور ابھی معلوم نہیں کیے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (شاہ عبدالقادر)

❖ حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

❖ حالانکہ ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ اور ابھی تک اللہ نے نہ تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اَور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (محمود الحسن دیوبندی)

❖ اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)

کیا اللہ تعالیٰ علیم وخبیر نہیں

اللہ تعالیٰ جو علیم وخبیر ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے، علیم بذاتِ الصدور ہے لیکن ان مترجمین کے نزدیک اُردو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد علمِ الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ، دوسری طرف اِس قدر بے خبری کہ مومنین میں سے کون لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہیں؟ اللہ کو اس کا علم نہیں۔ ابھی اُس نے جانا ہی نہیں۔ گویا شانِ رسالت کی تنقیص سے فارغ ہوئے

توشانِ الوہیت پر حرف گیری شروع کردی۔

''اللہ نے نہیں جانا'' شاہ رفیع الدین صاحب کا خیال ہے۔ ''ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے۔'' شاہ عبدالقادر صاحب کی ایجاد ہے۔ ''ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے'' محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

بروز حشر خدا اور سول کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے

ترجمہ لکھتے وقت کس قدر غیر حاضر تھے یہ مترجمین کہ تفسیر کے مطالعہ کی زحمت ہی نہیں کی اور کس سادگی سے قلم چلا دیا۔ آج بھی ان حضرات کے معتقدین، مریدین، متبعین موجود ہیں۔ اگر ان تراجم پر اُن کے پیروکار مطمئن وخوش عقیدہ ہیں تو بروز حشر خدا اور سول کی گرفت کے لیے تیار رہیں۔ ورنہ تفاسیرِ قرآن وترجمہ اعلیٰ حضرت کے مطابق آئندہ تمام ایڈیشن قرآن کریم کے درست کرادیں، ورنہ ترجمہ پڑھنے والی نسل کی گمراہی کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔

□ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ (پ۹، سورۂ انفال، آیت ۳۰)

تراجم

❖ اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا۔ اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

❖ اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔ (شاہ رفیع الدین)

❖ وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر

ہے۔(محمود الحسن دیوبندی)

❖ اور حال یہ کہ کافر اپنا داؤ کرتے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔(ڈپٹی نذیر احمد)

❖ اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ میاں اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔(اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا۔اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔(اعلیٰ حضرت)

اردو ترجمے میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ شانِ الوہیت کے کسی طرح لائق نہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف مکر،فریب،بدسگالی کی نسبت اُس کی شان میں حرف گیری کے مترادف ہے۔یہ بنیادی غلطی صرف اس وجہ سے ہے کہ اللہ اور رسول کے افعال مقدسہ کو اپنے افعال پر قیاس کیا ہے۔اسی وجہ سے مترجمین نے ہنسی،مذاق،ٹھٹھا،مکر،فریب،علم سے بے خبر،بدسگالی کو اُس کی صفت ٹھہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ''میاں'' کی صفت سے پاک

اللہ پاک کی عزت افزائی کے لئے تھانوی صاحب نے ''میاں'' استعمال کیا ہے۔ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر الوہیت کا آپ تصور کریں تو رب تبارک وتعالیٰ انسانوں سے عظیم تر انسان اُبھر کر آپ کے سامنے ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ جب بھی رسول کریم کی شان کے لائق کوئی تعریف کی جاتی ہے تو یہ چیخ اُٹھتے ہیں کہ تم نے رسول کو اللہ سے ملا دیا۔اور خود موحدوں کے امام نے ''میاں'' اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام

انسانوں کے برابر لا کھڑا کیا پھر بھی وہابی دیوبندی توحید میں بال برابر فرق نہیں آیا مذکورہ آیت میں ''مکر'' کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے تفاسیر کی روشنی میں کیا ہے خفیہ تدبیر اور لفظ ''مکر'' کو پہلے مقام پر ترجمہ میں کافروں کی طرف منسوب کر دیا۔ فافہم

□ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى[1] (پ۳۰، سورۂ وَالضُّحٰی، آیت ۷)

تراجم

- ❖ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (شاہ عبدالقادر)
- ❖ اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (شاہ رفیع الدین)
- ❖ اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
- ❖ اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)
- ❖ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو آپ کو (شریعت کا) راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
- ❖ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

آیت مذکورہ میں لفظ ضَآلًّا استعمال ہوا ہے۔ اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں۔ چنانچہ بعض اہلِ قلم نے مخاطب پر نوکِ قلم کے بجائے خنجر پیوست کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ ترجمہ میں کس کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بے خبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کی عصمت باقی رہتی ہے یا نہیں؟ اس کی کوئی پروا نہیں۔ کاش یہ مفسرین تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد ترجمہ کرتے یا کم از کم اِس آیت کا سیاق

---

[1] اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔ (مقبول شیعہ)

وسباق (اوّل وآخر) ہی بغور دیکھ لیتے۔ اندازِ خطاب باری تعالیٰ پر نظر ڈال لیتے۔

ایک طرف تو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا، نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ اس کے بعد ہی رسولِ ذیشان کی گمراہی کا ذکر کیسے آ گیا۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کسی طور گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوتا۔ یا یوں کہیے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکتا پھرا ہو، راہ بھولا ہوا ہو، وہ ہادی کیسے ہو سکتا ہے؟ اور خود قرآنِ مجید میں نفی ضلالت کی صراحت موجود ہے:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ (پ ۲۷، سورۂ نجم، آیت ۲)

آپ کے صاحب (نبی کریم ﷺ) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے۔

جب ایک مقام پر ربِ کریم گمراہ اور بے رہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا؟

- اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (پ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۱)

تراجم

- ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)
- تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)
- بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی

پچھلی خطائیں معاف کردے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرادی تا کہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لیے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اے محمد ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔ (فتح محمد جالندھری، یہی ترجمہ محمودالحسن کا ہے)

❖ بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

حضور معصوموں کے سردار؟ یا گنہگار؟

عام تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گنہگار تھا، مستقبل میں بھی گناہ کرے گا مگر فتح مبین کے صدقے میں اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اور آئندہ بھی گناہ معاف ہوتے رہیں گے۔

کاش یہ فتح مبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تا کہ آپ کے گناہوں پر، ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔ اس معصوم رسول کے گنہگار ہونے کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا۔ کھلم کھلا فتح کیا ملی کہ رسولِ معصوم کے تمام مخفی گناہ ترجمہ پڑھنے والوں کے

سامنے آشکارا ہو گئے اور معلوم ہوا کہ آئندہ بھی گناہ سرزد ہوتے رہیں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان گناہوں کی معافی کی پیشگی ضمانت ہو گئی ہے۔ ان مترجمین سے آپ دریافت کیجئے کہ اِس آیت کی تفسیر میں جو تاویلات کی گئی ہیں، مفسرین نے جو معنی بیان کیے ہیں اس کے مطابق انھوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا۔ ترجمہ پڑھنے والوں کی گمراہی کا کون ذمہ دار ہے؟ جب نبی معصوم گنہگار ہو تو لفظِ عصمت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ عصمتِ انبیاء کا تصور اگر جزوِ ایمان ہے تو کیا گنہگار خطا کار نبی ہوسکتا ہے؟ اقوالِ صحابہ مفسرین کی توجیہات سے ہٹ کر ترجمہ کرنے پر کس نے آپ کو مجبور کیا۔ ایک عربی یہودی یا نصرانی یا ہمارے یہاں جنہوں نے عربی زبان پڑھی ہے وہ بھی اِس قسم کا ترجمہ کرسکتے ہیں تو آپ جو کہ عالم دین کہلاتے ہیں تفاسیر اور حدیث وفقہ کی تعلیم سے آراستہ ہیں، بغیر سوچے سمجھے لفظ بلفظ ترجمہ کردیں تو آپ میں اور اُن میں کیا فرق ہوگا؟ افسوس کہ لفظ ذنب کی تفسیر میں امام ابواللیث یا اسلمی کی توجیہہ پڑھ لیتے تو اِتنی فاش غلطی مترجمین سے نہ ہوتی۔ مگر یہ صاحبان جب تک رسول اللہ کی نقص جوئی نہ کرلیں اُن کو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی (نمبر ۱۴۱) کے آخر میں مضامین قرآن مجید میں مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس فہرست کے حصہ دوم باب ۵ کا عنوان (سُرخی) یہ ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خدا کی طرف سے عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی۔" حوالے کے طور پر ۹ آیات پیش کی گئی ہیں۔ اِس سے آپ کو اُن کی اللہ کے محبوب ﷺ کی طرف سے دلی عداوت و بغض کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

لَكَ میں ل سبب کے معنی میں

ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا جوشِ عقیدت جناب ختمی مرتبت کے لئے اپنے کمال پر ہے۔ اُن کو بھی ترجمہ کے وقت یہ تشویش ہوئی ہوگی کہ عصمتِ رسول پر حرف نہ آئے اور قرآن کا ترجمہ بھی صحیح ہو جائے۔ وہ عقیدت بھری نگاہ جو آستانۂ رسول پر ہمہ وقت بچھی ہوئی ہے اُس نے دیکھا کہ لکَ میں ل سبب کے معنی میں مستعمل ہوا ہے لہٰذا جب حضور کے سبب سے گناہ بخشے گئے تو وہ شخصیتیں اَور ہوئیں جن کے گناہ بخشے گئے۔ اہل بصیرت کے لئے اشارہ کافی ہے۔ معنویت سے بھرپور روشن فتح کے مطابق ترجمہ فرمادیا۔

☐ فَاِنۡ يَّشَآءِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ۔ (پ۲۵، شوری، آیت ۲۴)

تراجم

- اگر خدا چاہے تو اَے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ (فتح محمد جالندھری)
- پس اگر چاہتا اللہ، مہر رکھ دیتا اوپر دل تیرے کے۔ (شاہ رفیع الدین)
- سو، اگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر۔ (شاہ عبدالقادر)
- تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگا دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
- سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
- اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام تراجم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ کے

بعد مہر لگانے کی کوئی جگہ تھی تو یہی۔ صرف ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا۔ کس قدر بھیانک تصور ہے! وہ ذاتِ اطہر کہ جس کے سر مبارک پر اسریٰ کا تاج رکھا گیا۔ آج اس سے فرمایا جارہا ہے کہ ہم چاہیں تو تمہارے دل پر مہر لگادیں۔

مُہر کے اقسام: مہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ میں استعمال ہوئی اور دوسری خاتم النبیین کی۔ کاش تمام مترجمین تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو ان کی نوکِ قلم سے رحمتِ عالم کا قلب محفوظ رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انوار کی بارش ہورہی ہے۔ جس دل کو ہر شے سے محفوظ کیا گیا ہے، اِس آیت مبارک میں اس کی مزید توثیق (وضاحت) کردی گئی۔

□ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَاجَآءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (پ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۴۵)

تراجم

❖ اور کبھی چلا تو اُن کی پسند پر بعد اُس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔ (شاہ عبدالقادر)

❖ اور اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کی پیچھے اس چیز سے کہ آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی درست اور نہ کوئی مددگار۔

(شاہ رفیع الدین)

❖ اور اگر آپ بعد اِس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے اُن کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ کی گرفت کے مقابلے میں نہ کوئی

یار ہوگا نہ مددگار۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

❖ اور اگر آپ اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم قطعی ثابت بالوحی آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستمگار ہوگا۔ (اعلیٰ حضرت)

ترجمہ تفسیر خازن کی روشنی میں

نبی معصوم جن کی نسبت سے قرآنی صفحات بھرے ہیں۔ جن کو طٰہٰ، یٰسٓ، مُزَمِّلُ، مُدَثِّرُ، جیسے القاب و آداب دِیے گئے، اچانک اس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے، سیاق و سباق سے بھی کسی تہدید کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا مترجم کو چاہیے کہ کھوج لگائے نہ یہ کہ براہِ راست کلمات کا ترجمہ کردے۔ جو بات اُن کی عصمت کے خلاف ہے وہ کیسے امکانی طور پر اُن کی طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس کی تحقیق فرمائی اور تفسیر خازن کی روشنی میں اُنہوں نے ترجمہ فرمایا کہ مخاطب ہر سامع ہے نہ کہ نبی معصوم ﷺ اور اسی طرح کتب معانی و بیان میں بھی اِس بات کی تصریح ہے۔

تراجم مذکورہ میں بعض مترجمین نے خاصی حاشیہ آرائی کی ہے مگر کسی مترجم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غور کرے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے الفاظ حضور کی شان میں کیوں کہے جارہے ہیں۔ جب کوئی وجہ نہیں تو مخاطبیت اللہ کے محبوب سے خاص نہیں بلکہ ہر سننے والے سے خطاب ہے۔

□ مَاكُنْتَ تَدْرِیْ مَاالْكِتٰبُ وَلَاالْاِیْمَانُ۔ (پ۲۵، سورۂ شوریٰ، آیت ۵۲)

تراجم

❖ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ عبدالقادر)

❖ تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان۔ (فتح محمد جالندھری)

❖ نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ رفیع الدین)

❖ تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔
(ابوالاعلیٰ مودودی)

❖ آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔
(عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا (انتہائی کمال) کیا چیز ہے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ (اعلیٰ حضرت)

☆☆☆

ظہورِ نبوت سے قبل حضور کے مومن ہونے کی نفی؟

لوح و قلم کا علم ہی نہیں بلکہ جن کو عالم ما کان و ما یکون کا علم ہے، معاذ اللہ آیت مذکورہ کے نزول سے پہلے مومن بھی نہ تھے کیونکہ مترجمین کے تراجم کے مطابق ایمان سے بھی نابلد (کورے) تھے، تو غیر مسلم ہوئے۔ موحّد بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی آپ کی بعثت سے پہلے مومن ہوتا ہے (بعد میں رسالت پر ایمان لانا شرط ہے) تراجم مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی خبر حضور ﷺ کو بعد میں ہوئی۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اس قسم کے تمام اعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکامِ شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے۔ ایمان اور احکامِ شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے۔

- اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔

(پ ۲۷، سورہ الرحمٰن آیت ۱-۴)

تراجم

- رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھائی اُس کو بات۔ (شاہ عبدالقادر)
- رحمٰن نے سکھایا قرآن، پیدا کیا آدمی کو، سکھایا اُس کو بولنا۔ (شاہ رفیع الدین)
- خدائے رحمٰن ہی نے قرآن کی تعلیم دی۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس کو گویائی سکھائی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
- رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا پھر اُس کو گویائی سکھائی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی و فتح جالندھری)

❖ جنّوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اُس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیو بندی)

❖ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ اِنسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ما کان و ما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (اعلیٰ حضرت)

مندرجہ ذیل بالا تراجم غور سے پڑھئے پھر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ آیت نمبر ۲ میں لفظ علم آیا جو متعدی بدو مفعول ہے۔ تمام تراجم میں رحمٰن نے سکھایا قرآن۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو قرآن سکھایا۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ خود قرآن شاہد ہے عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ نے آپ کو ہر اُس چیز کا علم دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

آیت نمبر ۲ کا ترجمہ ہے آدمی کو پیدا کیا۔ وہ کون انسان ہے؟ مترجمین نے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا۔ بعض تراجم میں اپنی طرف سے بھی الفاظ استعمال کیے گئے پھر بھی لفظ انسان کی ترجمانی نہیں ہو سکی۔ اب آپ اس ذاتِ گرامی کا تصور کریں جو اصل الاصول ہیں جن کی حقیقت ام الحقائق ہے جن پر تخلیق کی اساس رکھی گئی۔ جو مبدءِ خلق ہیں، روح کائنات، جانِ انسانیت ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں "" انسانیت کی جان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا کیا" الانسان سے جب حضور سرور کونین ﷺ کی بعثت کا تعین ہو گیا تو اُن کی شان کے لائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم بھی ہونی چاہیے۔ چنانچہ عام مترجمین کی روش سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں "ما کان و ما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔"

سوال: اِس جگہ گستاخِ رسول ذہنوں میں ضرور سوال اُبھرتا ہے کہ یہاں "ماکان وما یکون کا بیان سکھانا" کہاں سے آ گیا۔ یہاں تو مراد "بولنا سکھانا ہے" یا یہ کہئے کہ قرآن کا علم دوسری آیت ظاہر کر رہی ہے تو اِس چوتھی آیت میں اُس کا "بیان سکھانا" مراد ہے۔

جواب: تو جواب اِس کا یہ ہے کہ ماکان وما یکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا) کا علم لوحِ محفوظ میں اور لوحِ محفوظ قرآن شریف کے ایک جز میں اور قرآن کا بیان (جس میں ماکان وما یکون کا بیان بھی شامل ہے) سکھایا۔ یہ تفسیری ترجمہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مکھی کو باغ میں نہ جانے دو کہ یہ پھولوں کا رس چوس کر شہد و موم کا سبب بنے اور موم سے موم بتی اور موم بتی جب جلے گی تو پروانے جل کر قربان ہوں گے۔

اب بتائیے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ (ماکان وما یکون کا بیان سکھایا) کیسا کیا؟

میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ مذکورہ چار آیات کا ترجمہ آپ متعدد بار پڑھیں۔ یقیناً آپ کے ایمان میں بے پناہ نکھار پیدا ہوگا۔ اور عشقِ رسول میں آپ پر یقیناً ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جائے گی۔

□ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ (پ ۳۰۔ سورۂ بلد۔ آیت ۱)

تراجم

❖ قسم کھاتا ہوں مَیں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ (شاہ عبدالقادر)

❖ قسم کھاتا ہوں مَیں اس شہر کی اور تو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے۔ (شاہ رفیع الدین)

❖ مَیں قسم کھاتا ہوں اِس شہر مکہ کی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ مَیں قسم کھاتا ہوں اِس شہر کی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ قسم کھاتا ہوں اُس شہر کی۔ (محمودالحسن دیوبندی)

❖ ہم اِس شہر مکہ کی قسم کھاتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ نہیں، مَیں قسم کھاتا ہوں اِس شہر کی۔ (ابوالاعلیٰ مودودی)

❖ مجھے اِس شہر کی قسم کہ اَے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک

انسان قسم کھاتا ہے۔ اُردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ مترجمینِ کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو کیوں پابند کیا۔ کیا اِس لئے کہ اُس بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا، تو کم سے کم قسم ہی کھائے۔ ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھاتا۔ یا اِس باریک مسئلہ کی طرف عام مترجمین کی توجہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کس خوش اسلوبی سے ترجمہ فرمادیا ''مجھے اِس شہر کی قسم''۔

☐ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ (پ ۱، سورۂ فاتحہ۔ آیت ۴)

تراجم

❖ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (فتح محمد جالندھری)

❖ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔
(شاہ رفیع الدین ومحمود الحسن دیوبندی)

❖ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواستِ اِعانت کرتے ہیں۔(اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔(اعلیٰ حضرت)

دُعـــاء: سورۂ فاتحہ سورۃ الدعاء ہے۔دُعا کے دَوران دُعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں خبر نہیں دی جاتی۔جب کہ تمام تراجم میں خبر کا مفہوم ہے دُعا کا نہیں۔ اور ظاہر ہے عبادت کرتے ہیں، مدد چاہتے ہیں، یہ دُعائیہ کلمات نہیں ہیں بلکہ کلماتِ خبر کے ہیں جب کہ اعلیٰ حضرت نے دُعائیہ کلمات سے ترجمہ کیا ہے۔

□ يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ (پ۱۰۔سورۂ انفال۔آیت ۶۴)

تراجم ❖ اے نبی.......... (شاہ عبدالقادر،شاہ رفیع الدین)

❖ اَے نبی .... (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖ اَے پیغمبر .... (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ اَے نبی .... (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اَے غیب کی خبریں بتانے والے۔(اعلیٰ حضرت)

قرآنِ کریم میں لفظ"رسول"اور"نبی"متعدد مقامات پر آیا ہے۔مترجم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اِس کا ترجمہ کرے۔رسول کا ترجمہ پیغمبر تو ظاہر ہے،مگر نبی کا ترجمہ نامکمل ہے۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ اِس سلوب سے کیا ہے کہ لفظ کی معنویت اور حقیقت آشکارا ہو کر سامنے آگئی۔مگر افسوس کہ بعض لوگوں کو اِس ترجمہ سے بہت صدمہ ہوا

ہے کہ اُن کی تنگ نظری اور بدعقیدگی کا جواب ترجمہ اعلیٰ حضرت سے ظاہر ہو گیا۔

مفردات امام راغب میں ہے

والنبوة سفارة بين الله وبين ذوى العقول من عباده لازاحة علتهم فى امر معادهم ومعاشهم والنبى لكونه منبا بما تسكن اليه العقول الزكية وهو يصح ان يكون فعيلا ، بمعنى فاعل لقوله بناء عبادى۔ الخ

نبوت اللہ تعالیٰ اور اُس کے ذوی العقول بندوں کے درمیان سفارت کو کہتے ہیں تا کہ اُن کی تمام آخرت اور دُنیا کی معاشی بیماریوں کو دور کیا جائے اور نبی خبر دیا ہوا ہوتا ہے ایسی باتوں کا جن پر صرف عقلِ سلیم اطمینان کرتی ہے اور یہ لفظ اسم فاعل بھی صحیح ہے اس لیے کہ بناء کا حکم آیا ہے۔

□ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تراجم

- شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (شاہ عبدالقادر)
- شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (شاہ رفیع الدین)
- شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے باربار رحم کرنے والے کے نام سے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
- شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اللہ کے نام سے شروع جو مہربان رحم والا۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام اردو ترجمے ملاحظہ کیجئے۔ سب نے اسی طرح ترجمہ کیا ہے ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے'' یا ''شروع ساتھ نام اللہ کے'' چنانچہ مترجم کا قول خود اپنی زبان سے غلط ہو گیا کیونکہ شروع کرتا ہوں، سے ترجمہ شروع کیا ہے، اللہ کے نام سے شروع نہیں کیا۔ اِس پر طرّہ یہ کہ جناب اشرف علی تھانوی صاحب نے آخر میں ''ہیں'' بڑھا دیا۔ اُن کے تلامذہ یا معتقدین بتائیں کہ ''ہیں'' کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ فافهم

□ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (پ۲۔ سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۷۳)

تراجم

❖ اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ (شاہ عبد القادر)

❖ اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔ (محمود الحسن)

❖ اور جو کچھ پُکارا جاوے اُوپر اُس کے واسطے غیر اللہ کے۔ (شاہ رفیع الدین)

❖ اور جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔

(عبد الماجد دریابادی، اشرف علی تھانوی دیوبندی)

❖ اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اَور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔

(فتح محمد جالندھری دیوبندی)

❖ اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (اعلیٰ حضرت)

☆☆☆

کسی پر غیر خدا کا نام حرام نہیں ورنہ ہر چیز حرام ہوگی

جانور کبھی شادی کے لئے نامزد ہوتا ہے کبھی عقیقہ، ولیمہ، قربانی اور ایصالِ ثواب کے لئے مثلاً گیارھویں شریف، بارھویں شریف تو گویا ہر وہ جانور جو اِن مذکورہ ناموں پر نامزد کیا گیا ہے وہ مترجمین کے نزدیک حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حدیث وفقہ وتفسیر کے مطابق ترجمہ کیا "جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو۔" اِس ترجمہ سے وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کا مسئلہ واضح ہوگیا۔

قرآنِ کریم کا تفسیری ترجمہ نہ کہ لفظی ترجمہ

اگر قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کردیا جائے تو اِس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی۔ کہیں شانِ الوہیت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شانِ انبیاء میں اور کہیں اِسلام کا بنیادی عقیدہ ہی مجروح ہوجائے گا۔ چنانچہ آپ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں تو تمام مترجمین نے قرآنی لفظ کے اعتبار سے براہِ راست اُردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اِس کے باوجود وہ تراجم کانوں پر گراں ہیں اور اِسلامی عقیدے کی رو سے مذہبی عقیدت کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔

کیا آپ پسند کریں گے؟

کہ کوئی کہے "اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے، اللہ اُن سے ہنسی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُن سے دل لگی کرتا ہے، اللہ اُنہیں بنا رہا ہے، اللہ اُن کی ہنسی اُڑاتا ہے۔"

☐ آیتِ کریمہ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ۔ (پ ا۔ سورہ بقرہ۔ آیت ۱۵)

کا اکثر مترجمین نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ان میں مشہور ڈپٹی نذیر احمد و شیخ محمود الحسن دیو بندی و فتح محمد جالندھری و عبدالماجد دیو بندی دریابادی، مرزا حیرت دہلوی (غیر مقلد) و نواب وحید الزمان (غیر مقلد) سر سیّد احمد صاحب علی گڑھی (نیچری) حضرت شاہ رفیع الدین صاحب وغیرہ ہیں۔اسی طرح ایک مشہور آیت ہے۔

□ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (پ۸۔سورۂ اعراف۔آیت ۵۴)

لفظ استوٰی قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔اکثر مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

- ❖ پھر قائم ہوا تخت پر۔(عاشق الٰہی میرٹھی)
- ❖ پھر قرار پکڑا اُوپر عرش کے۔(شاہ رفیع الدین)
- ❖ پھر اللہ عرش بریں پر جابراجا۔(ڈپٹی نذیر احمد)
- ❖ پھر بیٹھا تخت پر (شاہ عبدالقادر)
- ❖ پھر تخت پر چڑھا۔(نواب وحید الزماں غیر مقلد)
- ❖ پھر عرش پر دراز ہو گیا۔(وجدی صاحب و محمد یوسف صاحب کاکوروی)

□ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ (پ۱۔سورہ بقرہ۔آیت ۱۱۵)

میں وَجْهُ اللّٰهِ کا ترجمہ اکثر مترجمین نے کیا ہے "اللہ کا منہ، اللہ کا رُخ۔" چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے "پس جدھر کو منہ کرو پس وہیں ہے منہ اللہ کا۔ اللہ کا چہرہ ہے۔ (نواب وحید الزمان غیر مقلد و محمد یوسف صاحب) "ادھر اللہ ہی کا رُخ ہے" (شیخ محمود الحسن و عاشق الٰہی دیو بندی صاحبان) و مولانا اشرف علی تھانوی دیو بندی) "اُدھر اللہ کا سامنا ہے" (ڈپٹی

نذیر احمد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی وسیّد فرمان علی شیعہ)

مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا ترجمہ دیکھئے کہ ہر سہ آیات میں سے کسی آیت کا اُنہوں نے اُردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ اِس لئے کہ قرآنی الفاظ استوی، استھزا. وَجْهُ اللهِ کا ترجمہ کرنے کے لئے اُردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ لفظی ترجمہ کر کے مترجم شرعی گرفت سے اپنے کو محفوظ کر سکے لہٰذا، اعلیٰ حضرت نے بلفظہ ترجمہ فرمایا ہے (۱) ''اللہ اُن سے استہزا فرماتا ہے'' (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے) (۲) ''پھر عرش پر استوا فرمایا'' (جیسا اُس کی شان کے لائق ہے) (۳) ''تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وجہ اللہ ہے۔'' (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کرنا ہر موقع پر تقریباً نا ممکن ہے۔ ان مواقع پر ترجمہ کا حل یہ ہے کہ تفسیری ترجمہ کیا جائے تا کہ مطلب بھی ادا ہو جائے اور ترجمہ میں کسی قسم کا سُقم باقی نہ رہے۔ اعلیٰ حضرت کے ایمان افروز ترجمہ کی خوبیوں کو دیکھ کر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تراجم قرآن میں ایک معیاری ترجمہ ہے جو ترجمہ کی غلطیوں سے مبرّا ہے۔ (دیگر مترجمین نے خالق کو مخلوق کے درجے میں لا کھڑا کیا)

دغابازی، فریب، دھوکہ اللہ کی شان کے لائق نہیں

☐ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (پ۵ سورۂ نساء۔ آیت ۱۴۲)

❖ منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی اُن کو دغا دے گا۔

(عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبد القادر صاحب، محمود الحسن صاحب دیوبندی)

❖ اور اللہ فریب دینے والا ہے اُن کو۔ (شاہ رفیع الدین صاحب)

❖ خدا اُن ہی کو دھوکا دے رہا ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد صاحب)

❖ اللہ اُنہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔ (فتح محمد جالندھری)

❖ وہ اُن کو فریب دے رہا ہے۔ (نواب وحید الزمان غیر مقلد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و سیّد فرمان علی شیعہ)

دغابازی، فریب، دھوکہ کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ اِس طرح فرمایا:

"بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔"

تفاسیر قرآن کے مطالعہ کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اِس ترجمہ میں آیت کا مکمل مفہوم نہایت محتاط طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تفسیری ترجمہ ہے۔

☐ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا۔ (پ۱۱۔ سورۂ یونس۔ آیت ۲۱)

❖ کہہ دو اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ۔ (شاہ عبد القادر، فتح محمد جالندھری، شیخ محمود الحسن صاحب دیوبندی، عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)

❖ کہہ دو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر۔ (شاہ رفیع الدین صاحب)

❖ اللہ چالوں میں اُن سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

❖ کہہ دے اللہ کی چال بہت تیز ہے۔ (نواب وحید الزمان غیر مقلد)

صفت مکر (اُردو میں) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

اِن آیات کے ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے مکر کرنے والا، چال چلنے والا، حیلہ کرنے والا کہا گیا ہے حالانکہ یہ کلمات کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لفظی ترجمہ فرمایا ہے پھر بھی کس قدر پاکیزہ زبان اِستعمال کی ہے۔ فرماتے ہیں "تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔"

□ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ۔ (پارہ ۱۰۔ سورۂ توبہ۔ آیت ۶۷)

❖ یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے اُن کو بھلا دیا۔
(فتح محمد دیوبندی جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖ وہ اللہ کو بھول گئے اللہ اُن کو بھول گیا۔ (شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین، شیخ محمود الحسن دیوبندی)

اللہ تعالیٰ کے لئے بھلا دینا، بھول جانے کے لفظ کا اِستعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح دُرست نہیں ہے کیونکہ بھول سے علم کی نفی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ مترجمین کرام نے اِس آیت کا لفظی ترجمہ کیا ہے جس کا غلط نتیجہ ہر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں "وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے اُنہیں چھوڑ دیا۔"

یہ چند مثالیں تقابلی مطالعہ کی قارئین کے سامنے پیش کی گئیں۔ اِس کے علاوہ بھی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اِس مختصر سے مطالعہ کے بعد آپ نے ترجمہ کی

اہمیت کومحسوس کرلیا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی بسا اوقات کسی ایک آیت کے ترجمہ کے لئے تمام مشہور تفاسیر قرآن کا مطالعہ کر کے مناسب وموزوں ترین ترجمہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ استھزاء استوی اور وجہ اللہ کا کوئی موزوں ترجمہ اُردو میں نہیں کر سکے اِس لئے مجبوراً وہی الفاظ ترجمہ میں بھی برقرار رکھے۔ یہ تقابلی مطالعہ صرف اِس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ ترجمہ قرآن کی اہمیت کو سمجھ سکیں ورنہ غیر مناسب لفظی ترجمہ کی وجہ سے آپ کا ایمان خطرہ میں پڑسکتا ہے یا کم از کم نیکی برباد، گناہ لازم کا امکان تو بہت زیادہ ہے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی

خطیب نیو میمن مسجد و مہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی کراچی

ایک مفید مشورہ

اس فتنہ انگیز دور کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتابچہ کو زیادہ سے زیادہ گھروں میں پہنچا دیا جائے۔ لہٰذا اس کام کے لئے جو بھی اہل خیر وزندہ دل حضرات مفت تقسیم کرنا چاہیں فوراً رضوی کتاب گھر دہلی سے رابطہ قائم کریں۔ ایک ہزار یا ۵سو تعداد میں رسالہ لینے پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔

ISBN 01-89201-30-11
9780189201306

Rs. 10/-

RAZVI KITAB GHAR
423, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Ph:.011-23264524 Mobile. 9350505879